

الْعَطَا يَا النَّبَوِيَّةَ فِي
الْمُتَاوَى الرَّضْوِيَّةِ

فتاویٰ رضویہ



جلد 7

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

تصنیف: علامہ اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

مسئلہ از شہر کربلا سہ سوائی ٹولہ مسئلہ حافظ رحمہ اللہ صاحب ۱۱ جمادی الاخری ۱۳۳۶ھ
 بعد الحمد کے محمد رسول اللہ والذین معہ رکوع پڑھا ایک مقتدی کے منہ سے سہواً
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلا اور دوسرے مقتدی نے عمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا حضور ان
 دونوں مقتدیوں کی نماز ہوئی یا نہیں؟ اور جو شخص یہ کہے کہ نماز کے اندر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ سہواً کہنا چاہیے
 نہ عمداً ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

الجواب

اللہ عز وجل کا نام پاک سن کر حکم ہے کہ عز وجل یا جل جلالہ یا اس کی مثل کلمات تعظیمی کے حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر واجب ہے کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام یا اس کے
 مثل کلمات درود کے تحریر دونوں وجوب بیرون نماز میں سوائے ان کلمات کے جو اشارت علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ
 مقرر فرماتے ہیں اور کی اجازت نہیں خصوصاً جہرہ نماز میں وقت قرائت امام مقتدی کا سننا اور خاموش رہنا
 واجب ہے یونہی امام کے خطبہ پڑھتے ہیں جب عز وجل اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایسا سے طیبہ آئیں
 سامعین دل میں کلمات تقدیس درود کہیں زبان سے کہنے کی وہاں بھی اجازت نہیں نماز میں نام الہی سن کر جل و علا
 یا نام مبارک سن کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنا اگر لفظ جواب ہے نماز جاری رہے گی منہ پر قصد، اور اگر بلا قصد
 جواب تو قصد ممنوع اور سہواً پر مواخذہ نہیں، درمختار میں ہے،

سمع اسم اللہ تعالیٰ فقال جل جلالہ اد
 التبعی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی علیہ
 او قرأ لا امام فقال صدق اللہ ورسولہ
 لفسد ان قصد جوابہ آھ قال العاقلہ الشامی
 ذکر فی البحر اتہ لو قال مثل ما قال
 المؤذن ان اراد جوابہ تفسدہ وکذا البولہ
 لکن نیت لانت الظاہراتہ اراد الاجابۃ
 وکذا لک اذا سمع اسم التبعی صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی

اگر اللہ تعالیٰ کا نام سن کر جل جلالہ، حضور علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کا نام سن کر درود شریف، امام
 کی قرائت سن کر صدق اللہ ورسولہ کہا تو مقصود
 جواب تھا تو نماز فاسد ہو جائے گی اھ علامہ شامی
 نے فرمایا بحر میں ہے کہ اگر نمازی نے اذان کا جواب
 دیتے ہوئے اذان کے کلمات کہے تو نماز فاسد
 ہو جائے گی، اسی طرح اس صورت کا حکم ہے
 جب کوئی نیت نہ بھی کیونکہ ظاہر جواب دینا ہی ہے
 اسی طرح جب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عليه فهذا الجابة اه ويشكل
على هذا الكلمة ما مر من التفصيل
فيمن سمع العاطس فقال الحمد لله
تأمل استفيد انه لو لم يقصد الجواب
بل قصد الشناء والتعظيم لا تفسد لان
نفسه تعظيم الله تعالى و
والصلوة على النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم لا ينافي الصلوة كما شرح المنيه اه
كلام العلامة شـ

اقول والذي من التفصيل ان
سامع عطسة غيره ، لو قال الحمد
لله فان عظم الجواب اختلف المشائخ
او التعليم فسدت اوله يردوا احد من هؤلاء
لا تفسد نهرو و صحح في شرح
المنية عدم الفساد مطلقا
لانه لم يتعارف جوابا قال بخلاف
جواب السائر بالحمد لله التعارف اه
اهش و رأيتني كتبت على قوله
عدم الفساد مطلقا
مانصهـ

اقول لابد من استثناء
امادة التعليم كما لا يخفى

کا اسم گرامی سنا اور درود شریف پڑھا تو یہ بھی جواب
ہی ہے اھ اور اس پر گزشتہ گفتگو کے ساتھ
التراض ہوگا جس میں فرق کیا گیا تھا کسی نے
چھینک سن کر الحمد لله کہا غور کرو جو واضح
کر رہا ہے کہ اگر مقصود جواب نہ ہو بلکہ اللہ کی ثنا و
تعظیم ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی
تعظیم اور رحمت عالم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں سلام نماز کے منافی نہیں بشرح المنيه اھ علامہ
شامی کا کلام ختم ہوا۔

اقول (میں کہتا ہوں) جو تفصیل پہنچے
گزری کہ اگر غیر کی چھینک سننے والے نے الحمد لله
کہا تو اگر مقصود جواب تھا تو اس میں مشائخ کا
اختلاف ہے بعض یہ مقصود تعظیم تھا تو نماز فاسد
ہو جائے گی یا دونوں میں سے کوئی بھی مقصود تھا
تو نماز فاسد نہ ہوگی نہر، اور شرح منیہ میں اس بات
کو صحیح قرار دیا ہے کہ کسی صورت میں بھی نماز فاسد
نہ ہوگی کیونکہ یہ جواب متعارف نہیں بخلاف اس صورت
کے جب خوش کن بات پر الحمد لله کہے تو یہ جواب
متعارف ہے اھش۔ مجھے یاد آتا ہے کہ اس کے
قول عدم الفساد مطلقا پر یہ لکھا تھا
اقول یہاں ارادہ تعلیم کو مستثنیٰ کرنا ضروری ہے
جیسا کہ واضح ہے اور تعلیل اس سے متعلق نہیں

